حلال وحرام کے معاملات میں غیر مسلم کی گواہی کی شرعی حیثیت

The Shari'ah status of non-Muslims being witnesses in the matters of Halaal and Haraam

تحریر: مفتی یوسف عبدالرزاق
ڈائرکٹر SANHA PAKISTAN

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقصد تحریر

يَآيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ [البقرة]

ترجمہ: اے لوگو! کھاؤ زمین کی چیزوں میں سے حلال پاکیزہ اور پیروی نہ کرو شیطان کی بیشک وہ تمہارا دشمن ہے صریح۔

[ترجمہ از معارف القرآن، مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ]

قرآن کریم نے انسان کو مختلف ناموں سے مخاطب کیا ہے، بعض مقامات پر اے لوگو، بعض جگہ اے ایمان والو، پھر ان دونوں قسم کے خطابوں میں کبھی خاص کسی قوم سے خطاب ہے، کبھی جمیع ِ انسانیت سے اور کبھی خاص گروہ کو مخاطب کر کے پوری انسانیت سے، اسی وجہ سے علماءِ امت نے صدیوں کی محنت کے نتیجے میں قرآنی اسالیب کے لیے قوانین واصول وضع کئے، جن کو سمجھنا بہت ضروری ہے، تاکہ لوگ ان اصولوں کی مدد سے قرآن کی تعلیمات کو صحیح طریقے سے سمجھ سکیں اور گمراہی سے بچ سکیں۔

مندرجہ بالا آیت کو موضوعِ بحث بنانے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ایک سفر کے دوران مختلف اسلامی ممالک کے ان ذمہ دار افراد سے ملاقات ہوئی جو حلال فوڈ کے شعبے سے تعلق رکھتے تھے اور وہ اس آیت میں عربی زبان کے ظاہری الفاظ: "یا ایھا الناس" یعنی اے لوگو! کو بنیاد بنا کر حلال وحرام کے متعلق غیر مسلموں کی شہادت کا جواز تلاش کر رہے تھے، جو بحیثیت مسلمان میرے لئے بہت تعجب کی بات تھی۔

ان کا دعویٰ اور طریقہ استدلال

دعوی یہ تھا کہ آیت میں چونکہ پوری انسانیت سے خطاب ہے، یعنی:

حلال وحرام کے معاملات میں غیر مسلم کی گواہی کی شرعی حیثیت

The Shari'ah status of non-Muslims being witnesses in the matters of Halaal and Haraam

تحریر: مفتی یوسف عبدالرزاق

ڈائرکٹر SANHA PAKISTAN

"اے لوگو! کھاؤ زمین کی چیزوں میں سے حلال پاکیزہ! اور پیروی نہ کرو شیطان کی! بیشک وہ تمہارا دشمن ہے صریح"

لھذا غیر مسلم بھی حلال وحرام میں مخاطب ہوئے اور جب وہ مخاطب ہیں تو یہ کہنا کہ حلال وحرام کا شعبہ صرف مسلمان ہی چلا سکتے ہیں، صحیح نہ ہوگا، بلکہ غیر مسلم بھی اس شعبے کو چلا سکتے ہیں۔

اگرچہ مذکورہ عربی الفاظ میں مسلم وغیر مسلم سب داخل ہیں، لیکن اس کی یہ تشریح کرنا کہ اس سے کفار کو حلال کے حوالے سے شہادت دینے کا جواز بھی حاصل ہوجائے، درست نہیں، کیونکہ قرآن وسنت کی وہی تشریح معتبر ہوگی جو قرآن وسنت کے اصولوں کے مطابق ہوگی۔

الحمدللہ! زندگی کے کم وبیش بیس سال علوم وحی کو پڑھنے پڑھانے، سمجھنے سمجھانے میں گزرے ہیں اور شعبہ حلال وحرام سے دس سال سے وابستہ ہوں، پاکستان میں حلال فوڈ کے حوالے سے پہلا تربیت یافتہ آڈیٹر ہونے کا اعزاز رکھتے ہوئے اور پاکستان میں سب سے پہلے حلال سرٹیفکیشن کی بنیاد رکھنے والی ٹیم کا حصہ ہوتے ہوئے، اس بات کو میں نے بہت سنجیدگی سے لیا، اور اسی وقت یہ فیصلہ کرلیا کہ اس آیت کی تحقیق مفسرینِ قرآن سے معلوم کرکے لوگوں تک پہنچاؤں گا تاکہ ہم سب اس آیت کا صحیح مفہوم سمجھ کر صحیح طریقے سے عمل کرسکیں۔ اللہ تعالیٰ حق بات سمجھنے، لکھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

www.sanha.org.pk | karachi@sanha.org.pk

حلال وحرام کے معاملات میں غیر مسلم کی گواہی کی شرعی حیثیت

The Shari'ah status of non-Muslims being witnesses in the matters of Halaal and Haraam

تحریر: مفتی یوسف عبدالرزاق

ڈائرکٹر SANHA PAKISTAN

متعلقہ مفید معلومات

اس قرآنی پیغام کو سمجھنے کے لئے سب سے پہلے ہمیں مندرجہ ذیل معلومات جمع کرنا ضروری ہے:

1. اے لوگو! کا خطاب قرآن کریم میں کتنی بار آیا اور اس کے مقاصد کیا ہیں؟
2. اس آیت کا شان نزول کیا ہے؟
3. اس آیت کا خطاب عام ہے یا خاص؟
4. اس آیت میں کن امور سے متعلق احکامات نازل ہوئے؟
5. یہ دعویٰ کہ غیر مسلم حلال وحرام کے شعبے میں شہادت کا اہل ہے، اس آیت سے ثابت ہوتا ہے یا نہیں؟
6. حلال وحرام کے شعبے میں شریعت غیر مسلم کو کیا اور کس حد تک اختیار دیتی ہے؟

1۔ "اے لوگو!" کا خطاب قرآن کریم میں کتنی بار آیا اور اس کے مقاصد کیا تھے؟

"اے لوگو" کا خطاب قرآن کریم میں کم وبیش بیس مرتبہ آیا ہے جسکی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

[البقرة: 21], [البقرة: 172], [النساء: 1], [النساء: 170], [النساء: 174], [الأعراف: 158], [يونس: 23], [يونس: 57], [يونس: 104], [يونس: 108], [الحج: 1], [الحج: 5], [الحج: 49] , [الحج: 73], [النمل: 16], [لقمان: 33], [فاطر: 3], [فاطر: 5، 6], [فاطر: 15] [الحجرات: 13]

مندرجہ بالا آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ انبیاء کی بعثت ہوتی ہی تب ہے جب انسان اپنے حقیقی خالق کو بھول بیٹھتا ہے اور شرک وکفر شروع کردیتا ہے تو اللہ رب العزت فوراً اس کی پکڑ نہیں فرماتے، بلکہ اسے موقع فراہم کرتے ہیں تاکہ بندہ اپنے حقیقی خالق کی طرف لوٹ آئے؛ کیونکہ اللہ رب العزت کی ذات سراپا رحم ہے تو اپنے بندوں سے خطاب میں بھی رحمت کی صدا بلند فرماتے ہیں کہ گمراہی چھوڑ دو! لوٹ آو! آخرت کا حساب سخت ہے، وغیرہ۔

www.sanha.org.pk | karachi@sanha.org.pk

حلال وحرام کے معاملات میں غیر مسلم کی گواہی کی شرعی حیثیت

The Shari'ah status of non-Muslims being witnesses in the matters of Halaal and Haraam

تحریر: مفتی یوسف عبدالرزاق
ڈائرکٹر SANHA PAKISTAN

ان آیات میں "اے لوگو!" کی جو صدا نظر آتی ہے اس میں حسب ترتیب چند امور یہ ہیں:

1. اطاعت کی ترغیب اور ناکامی سے بچانا (سورۃ البقرہ، آیت 29)
2. انسانیت پر رحم کھانا اور بغاوت کے باوجود انہیں اپنی نعمتیں گنوا کر جتلانا بلاوجہ کیوں مجھ پر بھی تہمت باندھتے ہو اور خود پر بھی ظلم کرکے اشیاء کو حرام کرتے ہو جو تمہارے لئے مفید ہیں اور جو نقصان دہ ہیں انہیں حلال کرتے ہو۔ (سورۃ البقرہ، آیت 176)
3. قیامت کی سختی سے آگاہ کرنا اور اس سے بچنے کا طریقہ بتانا جو کہ تقویٰ ہے۔ (سورۃ الحج، آیت 1)
4. لوگوں کے سوالات کا مثالوں کی ساتھ جواب دینا کہ انہیں تشفی ہو جائے اور قیامت کے دن عذر نہ کریں کہ ہمیں کچھ معلوم ہی نہ تھا۔ (سورۃ الحج، آیت 5)
5. لوگوں کی طرف سے آپ ﷺ کی حیثیت پر اٹھائے گئے اعتراضات کا جواب دینا۔ (سورۃ الحج، آیت 49)
6. جو انسان اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کی عبادت میں لگے ہوئے ہیں انہیں بھی انتہائی پیار سے سمجھانا کہ جنہیں معبود بنا بیٹھے ہو وہ تو ایک مکھی تک نہیں بنا سکتے۔ (سورۃ الحج، آیت 73)
7. حضرت سلیمان علیہ السلام کا اپنی امت سے خطاب (سورۃ النمل، آیت 16)
8. اللہ تعالیٰ کا اپنے احسانات یاد دلوانا (سورۃ القمان، آیت 33)
9. اپنے کئے گئے وعدوں کے حق اور سچ ہونے کا یقین دلانا۔ (سورۃ الفاطر، آیت 3)
10. اپنی بے نیازی کا اعلان (سورۃ الفاطر، آیت 15)
11. انسان کو اس کی تخلیق سے متعلق یاد دلانا (سورۃ الحجرات، آیت 13)

مندرجہ بالا آیات پر ایک مجموعی نظر

قرآن کریم میں ان مقامات پر انسانیت کو اس کی بندگی میں آنے کی دعوت تو ضرور دی گئی ہے، مگر کہیں بھی اے لوگو کے خطاب سے غیر مسلمانوں کو شرعی احکامات کا اہل نہیں بنایا گیا کیونکہ اہلیت کے لئے ایمان شرط ہے، اسی لئے ان گیارہ آیات میں ایمان کی دعوت تو سب کو دی گئی ہے مگر شرعی احکام اور شرعی حقوق نہیں دیئے گئے ہیں۔

2۔اس آیت کا شان نزول کیا ہے؟

"اے لوگو!" کا خطاب شان نزول کی مناسبت سے تو خاص قبیلہ ثقیف و خزاعہ و عامر ابن صعصعہ و بنی مدلج کو ہے جنھوں نے اپنے اوپر از خود وہ چیزیں حرام کی تھیں، جو اللہ نے حلال کی ہیں اور کچھ وہ چیزیں حلال کی تھیں جو اللہ نے حرام کی ہیں۔ جیسا کہ مفسرین نے اس کی تفصیل میں ذکر کیا ہے، مثلاً مشرکین عرب بتوں کے نام سانڈ چھوڑ دیتے تھے پھر ان جانوروں کا گوشت کھانا یا ان سے کسی طرح کا بھی نفع اٹھانا حرام سمجھتے تھے یا کسی مخصوص کھانے پر اپنی طرف سے پابندیاں عائد کر کے اسے حرام قرار دے لیتے تھے۔ یہی صورت کسی حرام چیز کو حلال قرار دینے کی ہوتی تھی؛ جیسے یہود نے سود کو حلال قرار دیا تھا وغیرہ وغیرہ۔ (ابن کثیر)

یہ ہی تفسیر مندرجہ ذیل مفسرین نے کی ہے:

تفسیر روح المعانی، مظہری، مقاتل بن سلیمان، الکشف والبیان عن تفسیر القرآن، معالم التنزيل في تفسير القرآن تفسير البغوي، الجامع لأحكام القرآن، غرائب القرآن ورغائب الفرقان۔

3۔ "یایھاالناس" میں پہلا خطاب جن لوگوں سے کیا گیا، وہ لوگ کون تھے؟

جن لوگوں سے خطاب ہوا وہ لوگ قریش کے مشرکین تھے۔

وكان لهم على قوم من قريش الكشاف عن حقائق غوامض التنزيل، تفسير النسفي (مدارك التنزيل وحقائق التأويل)

4۔اس آیت کا خطاب عام ہے یا خاص؟

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کا قول "البحر المحیط" نے نقل کیا ہے کہ: "اے لوگو!" یہ عام خطاب ہے ہر اس شخص کو جو اپنے اوپر ان چیزوں کو حرام قرار دیتا ہے جو اللہ رب العزت نے حرام قرار نہیں دیں:

قَالَ الْحَسَنُ: نَزَلَتْ فِي كُلِّ مَنْ حَرَّمَ عَلَى نَفْسِهِ شَيْئًا لَمْ يُحَرِّمْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ(البحر المحيط في التفسير)،(فتحُ البيان في مقاصد القرآن)

5۔اس آیت میں کن امور سے متعلق احکامات نازل ہوئے؟

اس آیت کو سمجھنے کے لئے اس کے بعد کی دونوں آیات کو بھی سامنے رکھنا ہوگا، تب پورا موضوع سمجھ آئے گا:

168	{ يَاأَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ} [البقرة: 168] اے لوگو جو چیزیں زمین میں موجود ہیں ان میں سے (شرعی) حلال پاک چیزوں کو کھاؤ (برتو) اور شیطان کے قدم بقدم مت چلو فی الواقع وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔
172	يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ [البقرة: 172] اے ایمان والو جو پاکیزہ روزی ہم نے تمہیں دے رکھی ہیں انہیں کھاؤ پیو اور اللہ تعالیٰ کا شکر کرو، اگر تم خاص اسی کی عبادت کرتے رہو۔
173	{ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ} [البقرة: 173] تم پر مردہ اور (بہا ہوا) خون اور سور کا گوشت اور ہر وہ چیز جس پر اللہ کے سوا دوسروں کا نام پکارا گیا ہو حرام ہے پھر جو مجبور ہو جائے اور وہ حد سے بڑھنے والا اور زیادتی کرنے والا نہ ہو، اس پر ان کے کھانے میں کوئی پابندی نہیں، اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

سورۃ بقرہ کی آیت (اَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا) میں دو پیغام دیے گئے:

حلال وحرام کے معاملات میں غیر مسلم کی گواہی کی شرعی حیثیت

The Shari'ah status of non-Muslims being witnesses in the matters of Halaal and Haraam

تحریر: مفتی یوسف عبدالرزاق
ڈائرکٹر SANHA PAKISTAN

پہلا پیغام:

اس کا مقصد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے نبی ہونے کی دلیل کے طور پر اور بعثت کے مقاصد میں داخل ہے، وہ اس طرح کہ اہل مکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ماننے والوں میں شمار ہوتے تھے اور جب انہوں نے دینِ ابراہیمی میں شرک شروع کر دیا اور اپنے اوپر ان اشیاء کو حرام کیا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین میں حرام نہ تھیں تو اللہ نے اپنے سچے نبی ﷺ کے ذریعے پیغام دیا کہ اگر تم ان اشیاء کو دینِ ابراہیمی کی بنیاد بنا کر حرام قرار دیتے ہو تو جان لو تم خود کو بھی دھوکا دے رہے ہو اور اپنے ماننے والوں کو بھی، کیونکہ دینِ ابراہیمی میں ہم نے ایسا کچھ حرام نہیں کیا جو تم کر بیٹھے ہو۔

دوسرا پیغام:

مسلمانوں کے لئے حکم یہ ہے کہ خود کسی شے کو اپنے اوپر حرام قرار نہیں دے سکتے، بلکہ یہ حق صرف اللہ کا ہے۔

مسئلہ: اس سے یہ مسئلہ بھی معلوم ہو گیا کہ مسلمان کے لیے اصل معیار اللہ رسول کا بتایا ہوا قانون ہے، شریعت نے جس شے کو جس حد میں رکھا ہے اسی میں رہنے کا حکم ہے، یعنی طبیعت تابع ہو گی شریعت کی، نہ کہ شریعت کو کھینچ تان کر طبیعت کا تابع بنا لیا جائے۔

یہ آیت حکم شرعی کی حیثیت رکھتی ہے کہ مسلمانوں! زمین میں سے ہر اس شے کو کھا سکتے ہیں جو حلال اور طیب ہو۔

مسئلہ: حکم آنے کے بعد اس پر عمل لازم، باعثِ صحت وثواب وبرکت ہے اور عمل نہ کرنے کی صورت میں گناہ، دین ودنیا کا خسارہ اور آخرت کی ناکامی کا سبب ہے۔

اسی لئے اگلی احکامات والی آیات میں اللہ نے مستقل صرف اہل ایمان سے خطاب کیا ہے:

حلال وحرام کے معاملات میں غیر مسلم کی گواہی کی شرعی حیثیت

The Shari’ah status of non-Muslims being witnesses in the matters of Halaal and Haraam

تحریر: مفتی یوسف عبدالرزاق
ڈائرکٹر SANHA PAKISTAN

{ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ} [البقرة: 173]

اے ایمان والو! جو پاکیزہ روزی ہم نے تمہیں دے رکھی ہیں انہیں کھاؤ پیو اور اللہ تعالیٰ کا شکر کرو! اگر تم خاص اسی کی عبادت کرتے رہو۔

یعنی پہلا خطاب انسانیت سے ہوا اور فوراً دوسرا خطاب صرف مسلمانوں سے، اس کی آخر وجہ کیا ہے؟

اس سوال کا جواب علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ نے تفسیر عثمانی میں دیا ہے، فرماتے ہیں:

اکلِ طیبات کا حکم اُوپر گزر چکا تھا لیکن مشرکین چونکہ شیطان کی پیروی سے باز نہیں آتے اور احکام اپنی طرف سے بنا کر اللہ کے اُوپر لگاتے ہیں اور اپنے آبائی رسومِ باطلہ کو نہیں چھوڑتے اور حق بات سمجھنے کی ان میں گنجائش ہی نہیں تو اب ان سے اعراض فرما کر خاص مسلمانوں کو اکلِ طیبات کا حکم فرمایا گیا اور اپنا انعام ظاہر کر کے اداءِ شکر کا امر کیا گیا اس میں اہلِ ایمان کے مقبول اور مطیع ہونے کی جانب اور مشرکین کے مردود و معتوب و نافرمان ہونے کی طرف اشارہ ہو گیا۔[تفسیر عثمانی از شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ ج:1،ص:145]

مذکورہ بالا تفسیر کی روشنی میں اللہ تعالیٰ نے غیر مسلموں کے عیوب بھی گنوائے ہیں جیسا کہ:

- شیطان کی پیروی سے باز نہیں آتے {يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ} [النور: 21]
- احکام اپنی طرف سے بنا کر اللہ کے اُوپر لگاتے ہیں {وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ} [البقرة: 169]
- اپنے رسوم باطلہ آبائی کو نہیں چھوڑتے {وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا } [البقرة: 170]
- حق بات سمجھنے کی ان میں گنجائش ہی نہیں {وَمَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا كَمَثَلِ الَّذِي يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ إِلَّا دُعَاءً وَنِدَاءً صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ } [البقرة: 171]

مذکورہ بالا عیوب کے بیان کے بعد اللہ نے ان سے اعراض فرما کر حلال وحرام سے متعلق تمام خطابات واحکامات صرف اور صرف ایمان والوں سے کئے ہیں؛ کیونکہ مسلمان اسے کہتے ہیں جو اللہ ورسول کو ماننے والا ہو؛ لہٰذا اب جو اللہ کو مانتا ہے اس کی سنتا ہے، تو اسی سے خطاب کیا جارہا ہے اور اس حکم پر عمل کے نتیجے میں اللہ

کی رضا کے مستحق صرف وہی لوگ ٹھہریں گے جو اس کی وحدانیت کے قائل ہیں اور اس کے بھیجے ہوئے پیغمبر ﷺ کو آخری نبی مانتے ہیں اور ان کی تعلیمات پر زندگی گزارتے ہیں۔

سمجھنے کی بات یہاں یہ ہے کہ جب اللہ نے ایک خطاب کے بعد دوسرا خطاب تک ان سے نہیں کیا تو ہم کیسے یہ حق رکھتے ہیں کہ ہم انہیں انتہائی حساس معاملے کی بھاگ ڈور دے دیں، جس کے وہ اہل ہی نہیں ہیں؟ اور مذکورہ بالا عیوب اگر کسی عام انسان میں پائے جائیں تو شاید کوئی اسے عام دنیوی ذمہ داری تک نہ دے تو ہم کیسے ایک ایسی اہم چیز کی ذمہ داری ایسے شخص کو دے سکتے ہیں جس کا تعلق ہماری آخرت کی کامیابی اور ناکامی سے ہے۔ سب سے زیادہ اہم سوال تو یہ ہے کہ ہمیں یہ حق دیا کس نے ہے؟ جس کا جواب ہے، کسی نے نہیں۔

میرے خیال میں یہ غلط فہمی اس لئے پیدا ہوگئی کہ ہم مسلمان اور غیر مسلم کی اہلیت میں فرق نہیں کر سکے، اگر ہم اسے سمجھ جائیں تو یہ غلط فہمی دور ہو سکتی ہے۔

اہلیت کی اقسام

ماہرینِ اصولِ فقہ نے اس موضوع پر تفصیلی بحث کی ہے، صاحبِ حسامی فرماتے ہیں:

الاهلية نوعان اهلية الوجوب و اهلية الاداء، اما اهلية الوجوب فبناء علي قيام الذمة فانا الآ دمي يولد وله ذمة صالحة للوجوب له وعليه باجماع الفقهاء بناء على العهد الماضى الخ....

مفہوم عبارت کچھ ایسا ہے کہ، اہلیت کی دو قسمیں ہیں:

(1) اہلیتِ وجوب (2) اہلیتِ اداء

اہلیتِ وجوب کسے کہتے ہیں؟

حلال وحرام کے معاملات میں غیر مسلم کی گواہی کی شرعی حیثیت

The Shari'ah status of non-Muslims being witnesses in the matters of Halaal and Haraam

تحریر: مفتی یوسف عبدالرزاق

ڈائریکٹر SANHA PAKISTAN

انسان پیدا ہونے کے بعد اس بات کی صلاحیت رکھتا ہے کہ اس کے حقوق وذمہ داریوں (مالہ وماعلیہ) کا تعین کیا جاسکے اسی کو اہلیتِ وجوب کامل کہتے ہیں۔

غیر مسلم کے لئے بحیثیتِ انسان ایمان لانا واجب ہے تاکہ ایمان والوں جیسے حقوق حاصل کر سکیں، یعنی حقوق حاصل کرنے کا انحصار ایمان لانے پر ہے۔

اہلیت اداء کسے کہتے ہیں؟

اس کا مطلب یہ ہے کہ اہلیتِ وجوب کے ساتھ ساتھ اسے بجالانے کی صلاحیت رکھتا ہو یعنی ارادہ اور اختیار رکھتا ہو۔

صاحب حسامی اسی عبارت میں ایک اور اصول بتاتے ہوئے فرماتے ہیں:

محلِ وجوب کے معدوم ہونے سے حکمِ وجوب معدوم ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے غیر مسلم پر شریعت میں سے کوئی چیز واجب نہیں ہے جو طاعات ہیں؛ کیونکہ وہ آخرت کے ثواب کا اہل نہیں ہے اور اس پر ایمان لازم ہوگا؛ کیونکہ وہ ادائے ایمان اور ثبوت حکم ایمان کا اہل ہے۔

"ان الوجوب غير مقصود بنفسه فجاز ان يبطل لعدم حكمه وغرضه كما ينعدم لعدم محله،ولهذا لم يجب على الكافر شيئ من الشرائع التي هي الطاعات لما لم يكن اهلا لثواب الآخرة ولزمه الإيمان لما كان اهلا لادائه ووجوب حكمه"

خلاصہ کلام یہ ہے کہ شریعت کے احکامات کے وجوب کا مدار درجِ ذیل بنیادی چیزوں پر ہے:

1. انسان ہونا (جانور مکلف نہیں)
2. عاقل ہونا (مجنون مکلف نہیں)
3. بالغ ہونا (نابالغ مکلف نہیں)
4. "آزاد ہونا" یعنی صاحبِ اختیار ہونا ہے، غلام بعض چیزوں میں غیر مکلف ہے۔

حلال وحرام کے معاملات میں غیر مسلم کی گواہی کی شرعی حیثیت

The Shari'ah status of non-Muslims being witnesses in the matters of Halaal and Haraam

تحریر: مفتی یوسف عبدالرزاق

ڈائرکٹر SANHA PAKISTAN

معلوم ہوا کہ جب انسان ایمان ہی نہیں لایا تو ایمان لانے کے بعد کے احکامات اس کی طرف متوجہ ہی نہ ہوئے، لہذا وہ اہل ہی نہ رہا، اب اگر وہ احکامات کا اہل بننا چاہتا ہے تو اسے پہلے ایمان لانا ہوگا۔ اسی بنا پر غیر مسلم کو زکوۃ نہیں دی جائیگی، کیونکہ زکوۃ خالص عبادات کے باب سے ہے جس کا مقصد دنیا میں اللہ کی اطاعت کا مظاہرہ کرنا اور آخرت میں اللہ سے اس کے اجر کی امید رکھنا ہے اور غیر مسلم جب اللہ کی وحدانیت کا ہی قائل نہیں تو ثواب، آخرت کی کامیابی اس کا مقصود ہی نہیں لہذا شریعت کے احکامات سے اس کا تعلق ہی نہیں بنتا (None of Their Business)

علامہ ابن حجر عسقلانی الشافعی فتح الباری شرح بخاری میں لکھتے ہیں:

"وَأَنَّ الزَّكَاةَ لَا تُدْفَعُ إِلَى الْكَافِرِ" فتح الباري لابن حجر (3/ 360)

اوپر کی گئی بحث سے یہ معلوم ہوا کہ تمام انسانیت اس بات کی مکلف ہے کہ وہ:

(1) اللہ کو ایک جانے

(2) آپ ﷺ پر ایمان لائے اور

(3) آپ پر نازل کی گئی شریعت پر عمل پیرا ہو۔

اسی وجہ سے اللہ نے وحی کے ذریعہ پوری انسانیت سے اے لوگو! کے لفظ سے خطاب کیا۔ اس کے بعد بعض انسانوں نے اس صدا پر لبیک کہا اور بعض نے پرواہ ہی نہیں کی، لہذا انسانیت دو بنیادی اقسام میں تقسیم ہو گئی:

اللہ کی بندگی میں داخل ہونے والے، جنہیں مسلمان، اہل ایمان وغیرہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔

اللہ کی بندگی میں داخل نہ ہونے والے، جنہیں غیر مسلم، کافر، مشرک نام سے جانا جاتا ہے۔

حلال وحرام کے معاملات میں غیر مسلم کی گواہی کی شرعی حیثیت

The Shari'ah status of non-Muslims being witnesses in the matters of Halaal and Haraam

تحریر: مفتی یوسف عبدالرزاق

ڈائرکٹر SANHA PAKISTAN

پہلی قسم

پہلی قسم ایمان لانے والوں کی ہے، جن کی جانب اللہ کے احکامات متوجہ ہوئے کہ انہوں نے عبادت کیسے کرنی ہے، معاملات کیسے کرنے ہیں تاکہ وہ زندگی کے مقصد کو سمجھ سکیں اور دنیا وآخرت کی ان نعمتوں سے فائدہ اٹھا سکیں جن کا اللہ ورسول ﷺ نے وعدہ فرمایا ہے۔ اور ان نقصانات سے بچ سکیں جس سے بچنے کا اللہ نے حکم دیا ہے۔

دوسری قسم

دوسری قسم ایمان نہ لانے والوں کی ہے، جن کی طرف احکامات متوجہ نہیں ہوتے، کیونکہ احکامات پر عمل کا مقصد اور مکمل فائدہ تب ہی ہو سکتا ہے جب اللہ ورسول پر ایمان لایا جائے۔

اس مسئلہ کو سمجھانے کے لیے سادہ سی مثال یوں بھی ہو سکتی ہے جو میں نے ایک عالمی کانفرنس میں دی تھی کہ ہر ملک اپنے شہریوں کو بہتر سے بہتر سہولیات اور حقوق دینے کا وعدہ کرتا ہے، بلکہ آج کی دنیا میں تو تقریباً ہر ملک سب کو دعوت بھی دیتا ہے کہ وہ اس کے شہری بن سکتے ہیں، مگر کسی بھی ملک کے قوانین کا اطلاق ہم پر اس وقت ہوتا ہے جب ہم اس کی سرزمین میں داخل ہو جائیں اور تمام حقوق ہمیں وہ تب دیتے ہیں جب ان کی شرائط کو پورا کریں۔ جب تک ہم ان کی شرائط پر پورے نہ اتریں اس وقت تک ہم ان سے اپنے ملک میں بیٹھ کر تقاضا بھی نہیں کر سکتے کہ ہمیں بھی وہ حقوق دیئے جائیں جو آپ نے اپنے شہریوں کو دئے ہوئے ہیں، بلکہ موجودہ دور میں تو ایک اور بھی تقسیم ہو گئی ہے کہ وقتی طور پر وہاں جانے والا اگر سیاحتی ویزہ لیتا ہے تو اس کے الگ حقوق ہیں اور تجارتی ویزے والے کے الگ اور مستقل وہاں قیام کرنے والے کے الگ اور کسی کو بھی اس بات پر اعتراض نہیں ہوتا کہ سیاحتی ویزے والے کو وہ حقوق کیوں نہیں جو وہاں کے شہری کو ہیں۔ لہذا وہاں کی سہولیات سے مستفید ہونے کے لئے ہمیں ایک تو وہاں جانا ہو گا، دوسرے ان کی شرائط پر عمل کرنا ہو گا، تب ہم ان کے شہری بن پائیں گے اور وہ حقوق حاصل ہو جائیں گے جو ان کے شہریوں کو ہیں۔

حلال وحرام کے معاملات میں غیر مسلم کی گواہی کی شرعی حیثیت

The Shari'ah status of non-Muslims being witnesses in the matters of Halaal and Haraam

تحریر: مفتی یوسف عبدالرزاق
ڈائرکٹر SANHA PAKISTAN

جب انسان اپنی چھوٹی سی سلطنت کے لئے ایسے قوانین بنانے کا حق رکھتا ہے اور سب ان کو تسلیم کرتے ہیں تو جو ذات اس جہاں کی اکیلے خالق ومالک ہے وہ تو سب سے زیادہ حق رکھتا ہے کہ جو اس کی عبادت گزاری میں آئے اسے الگ سے حقوق دے، بہ نسبت اس انسان کے جو سرے سے اس کا انکار ہی کر دے۔

غلط فہمی کی بنیادی وجہ:

یہ غلط فہمی پیدا ہونے کی بنیادی وجہ قرآن کی تفسیر اور شرعی قوانین سے ناواقفیت اور اپنی ناقص فہم وعقل کے مطابق بلا دلیل قرآن کی تفسیر کرنا ہے جو شرعا ناجائز ہے، جیساکہ ایسے ہی بلا دلیل قرآن کی تفسیر کرنے والوں کے بارے میں حدیث شریف میں آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ مسند أحمد مخرجا (4/ 250)

ترجمہ: جو شخص قرآن کے معاملے میں علم کے بغیر کوئی بات کہے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے۔

مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ بغیر دلیل وشرعی علم کے قرآن کی تفسیر بیان کرنا کتنا خطرناک عمل ہے جو آخرت کی ناکامی کا سبب بن سکتا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ دنیاوی نقصانات کا بھی سبب ایسے بن سکتا ہے کہ اس قسم کے تبصروں کے نتیجے میں غیر مسلم سرٹیفکیشن باڈیز سمجھتی ہیں کہ جہاں ہم اور سروسز دے رہے ہیں وہاں حلال کی سروس بھی کیوں نہ شروع کی جائے، حالانکہ یہ خالص اسلامی احکامات کا معاملہ ہے اس میں غیر مسلم ازروئے شریعت خدمات سرانجام دینے کی اہلیت ہی نہیں رکھتا۔ اس لیے پہلے سے ہی ان کی رہنمائی صحیح طور پر کی جانی چاہیے۔

6۔ کیا غیر مسلم کا شعبہ حلال وحرام میں شرعاً کوئی جائز کردار ہو سکتا ہے؟

اس سوال کا جواب ہے کہ "جی ہاں" بلکہ وہ زیادہ کا حصہ دار بن سکتا ہے۔ آیئے سمجھتے ہیں وہ کس طرح؟

بنیادی اصول:

حلال وحرام کے معاملات میں غیر مسلم کی گواہی کی شرعی حیثیت

The Shari'ah status of non-Muslims being witnesses in the matters of Halaal and Haraam

تحریر: مفتی یوسف عبدالرزاق

ڈائرکٹر SANHA PAKISTAN

پہلے تو یہ جان لیں کہ حلال کھانا اور حرام سے بچنا مسلمان صارف پر اللہ کی طرف سے فرض ہے لہذا وہ حلال غذا کا استعمال عبادت سمجھ کر کرتا ہے

اور حلال غذا کے حصول کے بنیادی چار حصے ہوتے ہیں:

(1) اس کا تیار کرنا (Manufacturing)

(2) اسے صارف تک پہنچانا (logistic)

(3) صارف (Consumer)

(4) شھادت الحلال (Halal certificate)

اصولی بات یہ ہے کہ پہلے تین حقوق تب قابل عمل ہو پائیں گے جب چوتھا حق استعمال ہوگا یعنی تحریری شہادت (حلال کا سرٹیفکیٹ)، اس بات کی شہادت کہ اس پروڈکٹ کے اجزائے ترکیبی حلال تھے، اس کی تیاری کے مراحل میں حرام شامل نہ تھا، اس کی ترسیل حرام سے بچاتے ہوئے کی گئی لہذا یہ پروڈکٹ حلال ہے تو غیر مسلم کو صرف اتنا کرنا ہے کہ مسلمان سرٹیفکیشن باڈی سے ان تمام مراحل کی تصدیق کروانی ہے بس، باقی حلال کا میدان اس کے لئے کھلا ہوا ہے اسی لئے:

(1) غیر مسلم حلال مینوفیکچرنگ کر سکتا ہے

(2) مسلمان سے حلال سرٹیفکیشن کرانے کے بعد غیر مسلم حلال اشیاء کی سپلائی بھی کر سکتا ہے۔

(3) غیر مسلم حلال کا صارف بھی بن سکتا ہے صرف حلال کی شہادت نہیں دے سکتا، اس سے ثابت ہوا کہ 85 فیصد حلال میں غیر مسلم حصہ دار بن سکتے ہیں صرف 15 فیصد میں نااہل ہیں لھذا انہیں حلال مارکیٹ میں حصہ لینے کے لئے صرف سرٹیفکیشن مسلمان سے لینی ہوگی جو اصلا (شرعی شہادت ہے)۔

اسی وجہ سے پاکستان سٹینڈرڈ PS:4992:2010 بھی حلال سرٹیفکیشن باڈی کے لئے مسلمان ہونے کی شرط لگاتا ہے۔ لکھتا ہے کہ:

7.1 General

The Halal Certification Body (HCB) should be a Muslim entity and shall have profound belief in the necessity of proper supply of Halal product/service and take all relevant steps to ensure Islamicresponsibility have been observed in all activities. HCB shall have the responsibility for conformitywith all Islamic requirements.

Ref: ACCREDITATION CONDITIONS
FOR HALAL CERTIFICATION BODYPART11
Doc G-25/01 Part II
Issue Date: 30/01/12
Rev No: 00
Page 3

یعنی حلال کا تصدیقی ادارہ مسلمان کی ملکیت ہو جو اسلام کے بنیادی اصولوں پر ایمان رکھتا ہو تاکہ ان اصولوں کے تحت خدمات سر انجام دے سکے۔ یہاں خاص بات لفظ Entity میں پوشیدہ ہے جو خود مختاری کا تقاضہ کرتی ہے۔ یعنی مسلمانوں کا خود مختار ادارہ ہو۔ جیسا کہ کیمرج ڈکشنری میں اس کی تعریف لکھی ہوئی ہے:

something that exists apart from other things, having its own independent existence:

اسی کی وضاحت PS:4992-2016 میں ان الفاظ کے ساتھ کی ہے:

6.1.1 The Certification Body shall be owned, managed and operated by the Muslims.

میری رائے میں لفظ Control کا بھی اضافہ اور بھی فائدہ مند رہتا، کیونکہ اصل شے اختیارات ہوتے ہیں وہ جس کے ہاتھ میں ہیں اصل وہی شمار ہوتا ہے۔

یہ لفظ Entity ان تمام غیر مسلم تصدیقی اداروں کو نااہل بنادیتا ہے جو:

1. غیر مسلم کی ملکیت ہو اور غیر مسلم سٹاف ہو اور حلال کا سرٹیفکیٹ جاری کرے۔

2۔ غیر مسلم کے مملوکہ ادارہ کی شاخ ہو یا اس کی فرنچائز ہو اور حلال کے شعبے میں مسلمان ملازمین ہوں۔

پہلی قسم تو فوری سمجھ آنے والی ہے مگر قسم دوم میں وضاحت مطلوب ہے۔

غیر مسلم کمپنی اگر کسی دوسرے ملک میں اپنا دفتر کھولنا چاہتی ہے تو اسے وہاں کے قوانین کے مطابق اچھا خاصہ سرمایہ لگانا پڑتا ہے مختلف فیسوں کی مد میں، اس بچنے کے لئے دوسرا قانونی طریقہ ہے کہ یہ کمپنی وہاں کے مقامی افراد اپنی ضرورت کے مطابق تیار کرتی ہے پھر وہ مقامی لوگ اپنے ملک میں ان کے نام پر ایک کمپنی رجسٹر کرتے ہیں اور یہ بیرونی کمپنی انہیں اپنی شرائط کے ساتھ اپنا نام دے کر اپنی فرنچائز اعلان کر دیتی ہے۔

فرنچائز کی تعریف کیمبرج ڈکشنری میں یوں مذکور ہے کہ:

A right to sell a company's products in a particular area using the company's name:

اس طریقے میں خرچہ بھی بہت کم ہوتا ہے، صرف چند ہزار خرچ ہوتے ہیں اور مقصد بھی پورا ہو جاتا ہے اور وہ افراد کا گروپ جسے انہوں نے اپنی پہچان دی ہے ان کا تابع دار بھی رہتا ہے۔ جب تک وہ کمپنی ان کی شرائط پر پورا اترتی ہے یہ نام ان کے ساتھ رہتا ہے اور جیسے ہی یہ کمپنی ان کی شرائط پوری کرنی چھوڑ دیں یا کوئی ایسی غلطی کر بیٹھیں جس سے اصل کمپنی کے نام پر حرف آتا ہو تو فوری وہ اپنا نام پہچان واپس لے لیتے ہیں اور اس لوکل کمپنی کی حیثیت صفر ہو جاتی ہے۔

یعنی لوکل افراد کا گروپ ہمیشہ تابع رہتا ہے اور متبوع غیر ملکی کمپنی رہتی ہے اور شریعت کی نظر میں اختیار، اہلیت ہمیشہ متبوع کے پاس ہوتے ہیں تابع کا کوئی اعتبار نہیں۔

ایک اور مغالطہ:

حلال وحرام کے معاملات میں غیر مسلم کی گواہی کی شرعی حیثیت

The Shari'ah status of non-Muslims being witnesses in the matters of Halaal and Haraam

تحریر: مفتی یوسف عبدالرزاق
ڈائریکٹر SANHA PAKISTAN

یہ بات بھی دیکھنے میں آئی کہ لوگ عام فوڈ کے معیارات جیسے ISO یا BRC اور حلال کے معیارات کو ایک جیسا سمجھتے ہیں۔ بظاہر عقل یہ ہی کہتی ہے کہ تمام دنیا کے معیارات ایک جیسے ہوتے ہیں؛ یعنی ان کا ایک نام ہوتا ہے، خاص مقصد ہوتا ہے، اور اس میں شرائط تحریر ہوتی ہیں جو کمپنی کو نافذ کرنا ہوتی ہیں اور آڈیٹر کسی بھی معیار کی ٹریننگ لے کر اس کا آڈٹ کر سکتا ہے، لیکن حقیقت اس کے بر خلاف ہے، سمجھتے ہیں وہ کیسے ؟

قوانین، معیارات دو طرح کے ہوتے ہیں:

1. انسان اپنے تجربات کی روشنی میں ایسے قوانین، معیارات مرتب کرتا ہے جن پر اگر عمل کیا جائے تو دنیاوی معاملات سہولت کے ساتھ حل ہو جاتے ہیں۔ یعنی ان معیارات کی غرض صرف دنیا ہوتی ہے۔ جیسے ISO, Codex وغیرہ
2. اللہ تعالیٰ انسانوں کی دنیا و آخرت کی بھلائی چاہتے ہوئے قوانین، معیارات اپنے سچے پیغمبروں کے ذریعے بذریعہ وحی اپنے ماننے والوں کو سکھاتے ہیں، یعنی معیارات کی غرض اللہ کی اطاعت، انسان کے دنیا کی کامیابی اور مرنے کے بعد والی زندگی کی کامیابی ہوتی ہے۔ جیسے قرآن و سنت اور حلال سٹینڈرڈز۔

اگر اتنی بات سمجھ آگئی ہے تو سمجھ لینا چاہئے کہ حلال سٹینڈرڈز اپنے وسیع اغراض کی وجہ سے بقیہ معیارات سے بہت مختلف اور اونچا درجہ رکھتے ہیں اور اسے سیکھنے سمجھنے کے لئے بنیادی شرط مسلمان ہونا ہے تاکہ آڈیٹر اللہ کی اطاعت سے سمجھنے کی صلاحیت رکھے، آخرت کا تصور اسے غلط کرنے اور غلط نہ کرنے دینے سے باز رکھے۔ اسی وجہ سے حلال انڈسٹری کے لیڈر ملائیشیا نے ایک مستقل معیار (سٹینڈرڈ) بنایا ہے جس کا کوڈ ہے MS 2300:2009

VALUE-BASED MANAGEMENT SYSTEMS REQUIREMENTS FROM AN ISLAMIC PERSPECTIVE

پوری بات کا خلاصہ:

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ اس آیت کو کسی بھی طرح غیر مسلموں کے حق میں دلیل نہیں بنایا جا سکتا بلکہ یہ ان کی بات کے الٹ دلیل ہے اور کسی بھی مفسر نے اس دعویٰ کے حق میں بات تک نہیں کی بلکہ مخالفت ہی نظر آئی۔ بلکہ مندرجہ ذیل نکات سامنے آئے

حلال وحرام کے معاملات میں غیر مسلم کی گواہی کی شرعی حیثیت

The Shari'ah status of non-Muslims being witnesses in the matters of Halaal and Haraam

تحریر: مفتی یوسف عبدالرزاق
ڈائرکٹر SANHA PAKISTAN

- بغیر تحقیق قرآن وسنت بیان کرنے سے انسان خود بھی گمراہ ہوتا ہے اور دوسروں کی بھی گمراہی کا سبب بنتا ہے۔
- بغیر تحقیق قرآن وسنت بیان کرنا ناجائز اور باعث گناہ ہے۔
- حلال وحرام کے نظام کے نفاذ کی اہلیت صرف مسلمان میں پائی جاتی ہے۔
- حلال وحرام کا فیصلہ صرف مسلمان کر سکتا ہے۔
- کفر غیر مسلموں کو حلال وحرام کے ذمہ داریوں میں نااہل قرار دلواتا ہے۔

فقہاءِ امت کی رائے:

آخر میں مختصراً فقہاءِ امت کی غیر مسلمانوں کی حلال وحرام کے شعبے میں نااہل ہونے سے متعلق وجوہات، اقوال ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

سب سے پہلے تو اکلِ حلال وحرام کے حکم کی شرعی حیثیت معلوم کرنا ہوگی؛ کیونکہ ساری بحث اسی نقطہ پر محمول ہے۔

حلال وحرام کا تعلق دین کے کس شعبے سے ہے:

حلال وحرام کا تعلق دیانات کے باب سے ہے۔ جیسا کہ مختلف فقہ کی مشہور کتب میں مذکور ہے:

فَإِنَّ مِنْ الدِّيَانَاتِ الْحِلَّ وَالْحُرْمَةَ

(الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (كتاب الحظر والباحة)

ومن الديانات الحل والحرمة

(البحر الرائق شرح كنز الدقائق، فصل فى الاكل والشرب)

أَيْ مِنْ الدِّيَانَاتِ (الْحِلُّ وَالْحُرْمَةُ)

(العناية شرح الهداية (فصل فى الأكل واشرب)

فقہاءامت فرماتے ہیں کہ حلال وحرام کا تعلق اسلام کے سب سے نازک ترین شعبے دیانات سے ہے، جسے اردو میں دینیات بھی کہتے ہیں۔

حلال وحرام کے معاملات میں غیر مسلم کی گواہی کی شرعی حیثیت

The Shari'ah status of non-Muslims being witnesses in the matters of Halaal and Haraam

تحریر: مفتی یوسف عبدالرزاق
ڈائرکٹر SANHA PAKISTAN

دیانات کسے کہتے ہیں؟

دیانات اللہ اور اس کے بندے کے مابین خالص مذہبی بنیاد پر قائم ہونے والے حقوق کو کہتے ہیں جسے حقوق اللہ بھی کہا جاتا ہے۔

(الديانات) هي التي بين العبد والرب-

(الدر المختار شرح تنوير الأبصار وجامع البحار(كتاب الحظر والباحة)

حقوق کیا ہوتے ہیں؟

اسلام میں داخل ہونے کے بعد اسلامی احکامات ہر عاقل بالغ مرد، عورت کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں جو انہیں ان حقوق سے متعلق آگاہی فراہم کرتے ہیں جو بحیثیت مسلمان انہیں حاصل ہیں یا ان پر عمل کرنا ضروری ہیں، جنکی بنیادی تقسیم تین طرح کے حقوق سے کی جاتی ہے۔

خالص اللہ کے حقوق — خالص بندوں کے حقوق — دونوں کا مجموعہ

ہمارا موضوع حلال وحرام سے متعلق ہے اور حلال وحرام دینیات کے ابواب سے تعلق رکھتا ہے لھذا ہم صرف اسی موضوع پر گفتگو کریں گے۔

خالص اللہ کے حقوق (حقوق اللہ) کسے کہتے ہیں؟

- وہ احکامات جن کا تعلق خالص بندے اور رب کے درمیان ہو۔
- جن کے ترک کرنے میں بندے کا اختیار نہ ہو۔
- جس پر عمل کرنے سے اسے ثواب ملے اور ترک کرنے پر گناہ لکھا جائے۔
- اخروی کامیابی وناکامی کا دارومدار، انحصار ان احکامات عمل پیرا ہونے میں ہو۔

جیسا کہ:

www.sanha.org.pk | karachi@sanha.org.pk

حلال وحرام کے معاملات میں غیر مسلم کی گواہی کی شرعی حیثیت

The Shari'ah status of non-Muslims being witnesses in the matters of Halaal and Haraam

تحریر: مفتی یوسف عبدالرزاق
ڈائرکٹر SANHA PAKISTAN

- ❖ ایمان (اللہ کو ایک ماننا، آپ ﷺ کو اللہ کا آخری نبی ماننا، فرشتوں، جنت ودوزخ، روز قیامت وغیرہ کو ماننا)
- ❖ نماز
- ❖ روزہ (سال میں رمضان کے مہینے میں روزے رکھنا)
- ❖ حج (اگر استطاعت ہو تو زندگی میں ایک بار حج کرنا)
- ❖ زکوۃ (صاحب استطاعت ہو تو سال میں ایک بار کل مال پر اڑھائی فیصد رقم نکال کر غریبوں کو دینا)

انہیں احکامات کو دینیات سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے اور فقہاء نے حلال وحرام کو اسی قسم میں رکھا ہے جس کی بنیادی وجہ قرآن کریم میں بار بار اللہ کا ایمان والوں کو حلال کھانے اور حرام سے اجتناب کے ذکر کا پایا جانا ہے اور کئی احادیث میں واضح الفاظ میں بتادیا گیا کہ حرام پیٹ میں جانے سے بندے کی عبادت قبول نہیں ہوتی، دعاء رد ہو جاتی ہے لہذا حلال کی اہمیت بالکل اس وضو جیسی ہے جس کے بغیر نماز ادا نہیں ہوسکتی، اسی طرح حلال کے بنا مسلمان کی زندگی بھر کی عبادات قبول نہیں ہوتی اور اخروی ناکامی کا الگ سامنا کرنا پڑے گا اسی نزاکت کو دیکھتے ہوئے شریعت نے یہ علاقہ اہل ایمان کے لئے مخصوص کر دیا ہے اور صرف ان افراد کو اس میں عمل دخل کی اجازت ہے جو ایمان لانے والے ہیں۔ اس کی نزاکت کا اندازہ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ دینیات کے احکامات میں کسی فاسق مسلمان کی گواہی بھی قابل قبول نہیں، اسی بنا پر:

- قرآن وسنت کی تشریح صرف مسلمان ہی کر سکتا ہے۔ نماز صرف مسلمان امام پڑھا سکتا ہے۔ رمضان کا چاند دیکھنے کی گواہی صرف مسلمان کی قبول کی جائیگی۔
- (شرعی گواہی میں اگر مسلمان ہو لیکن فاسق ہو تو اس کی بھی گواہی قبول نہیں ہوگی۔
- حدود حرم میں صرف مسلمان داخل ہو سکتا ہے۔
- زکوۃ صرف مسلمان پر فرض ہے۔
- حلال وحرام کی خبر صرف مسلمان دے سکتا ہے۔

حلال وحرام کے معاملات میں غیر مسلم کی گواہی کی شرعی حیثیت

The Shari'ah status of non-Muslims being witnesses in the matters of Halaal and Haraam

تحریر: مفتی یوسف عبدالرزاق

ڈائرکٹر SANHA PAKISTAN

- (فاسق مسلمان کی گواہی قابل قبول نہیں، (قال: "ويقبل في المعاملات قول الفاسق، ولا يقبل في الديانات إلا قول العدل".) الهداية في شرح بداية المبتدي (فصل فی الآکل والشرب)
- شہادت کے بعد حلال و حرام کا فیصلہ صرف مسلمان کر سکتا ہے۔
- (فاسق مسلمان بھی یہ حق نہیں رکھتا)۔
- حلال و حرام کے معیارات وضع کرنا مسلمان کا کام ہے۔
- (فاسق مسلمان بھی یہ حق نہیں رکھتا)۔

فاسق اسے کہتے ہیں جو علی الاعلان کسی گناہ کبیرہ میں مبتلا ہو، جیسے سودی، جواری، شرابی، قاتل، زانی۔

عقلی مثالیں:

- ووٹ ڈالنے کا حق کسی بھی دنیا کے ملک میں صرف اور صرف اس کے شہریوں کو ہی ہوتا ہے۔
- دنیا کے کسی بھی مذہب کا پیشوا غیر مذہب کا نہیں ہو سکتا۔

کسی بھی حساس یا غیر حساس ادارے میں داخلے کی آزادی صرف اس کے ملازمین کو ہوتی ہے اسی وجہ سے یہ عبارت عام پڑھی جاسکتی ہے (Only for staff)

- جو حقوق گھر کے افراد کو اپنے گھر میں حاصل ہوتے ہیں وہ مہمان کو حاصل نہیں ہوتے اسی لئے اسے لفظ "مہمان" کی پہچان دے کر منفرد کر دیا جاتا ہے۔

اتنی سختی کی وجہ معاملے کی حساسیت ہے جو عقل کا بھی تقاضا ہے کہ صرف اس شخص کو ان معاملات میں عمل دخل کی اجازت ہونی چاہئے جن کا وہ مکلف اور اہل ہو۔ جب تک انسان کسی حالت میں خود مبتلا نہیں ہوتا اس وقت تک اسے اس ذمہ داری کی حیثیت، اہمیت کی پرواہ نہیں ہوتی۔ جیسے ماں باپ ہی اپنی اولاد کا درد محسوس کر سکتے ہیں، اس جملے کا قطعاً مطلب یہ نہیں کہ باقی انسانیت احساس سے خالی ہے، بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ جس بھی انسان کی اپنی جو اولاد ہوگی اس کا درد

محسوس کرنے کی صرف اسی میں صلاحیت ہو گی یعنی اس احساس کو پانے کے لئے ماں باپ بننا شرط ہے، وجہ یہ ہے کہ ان تمام اصولوں اور پابندیوں کا بنیادی مقصد ایک جیسی اہلیت رکھنے والے افراد کے مشترکہ مفادات کا تحفظ ہوتا ہے اور اسلام بھی یہی بات کرتا ہے۔

محققین حضرات اس موضوع پر فقہ مقارن (Combined Fiqh) کی روشنی میں تفصیلی بحث پڑھنے کے لئے مفتی عارف علی شاہ کی کتاب "حلال سرٹیفکیشن کی شرعی حیثیت" کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔

اللہ رب العزت تمام انسانوں کو اپنے حقیقی خالق کو پہچاننے کی توفیق نصیب فرمائے۔

وماعلینا الا البلاغ

مراجع ومصادر

القرآن الكريم

التفاسير

أحكام القرآن :
أحمد بن علي الرازي الجصاص(المتوفى: 370هـ)، دارالمصحف مصر
روح المعاني في تفسيرالقرآن العظيم والسبع المثاني:
محمود شكري بن عبد الله بن محمد بن أبي الثناء شهاب الدين الألوسي،(المتوفى: 1270هـ) مكتبة النهضة بغداد
تفسير القرآن العظيم (ابن كثير)
إسماعيل بن عمرو البصري، أبو الفداء ابن كثير ، دارإحياء الكتب العربية،بيروت

الجامع لأحكام القرآن (تفسير القرطبي):
محمد بن أحمد الأنصاري القرطبي، دارالكتاب العربي للطباعة والنشر،بيروت
التفسير المظهري
محمد ثناء الله المظهري، مكتبة الرشدية – الباكستان
تفسير مقاتل بن سليمان
أبو الحسن مقاتل بن سليمان بن بشير الأزدي البلخى (المتوفى: 150هـ)،الناشر: دار إحياء التراث – بيروت
الكشف والبيان عن تفسير القرآن
أحمد بن محمد بن إبراهيم الثعلبي، أبو إسحاق (المتوفى: 427هـ)،الناشر: دار إحياء التراث العربي، بيروت
معالم التنزيل في تفسير القرآن (تفسير البغوي):
محيي السنة ، أبو محمد الحسين بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوي الشافعي (المتوفى : 510هـ)،دار إحياء التراث العربي ، بيروت
غرائب القرآن ورغائب الفرقان:
نظام الدين الحسن بن محمد بن حسين القمي النيسابوري (المتوفى: 850هـ)، الناشر: دار الكتب العلميه ، بيروت
مدارك التنزيل وحقائق التأويل (تفسير النسفي):
أبو البركات عبد الله بن أحمد بن محمود حافظ الدين النسفي (المتوفى: 710هـ)، الناشر: دار الكلم الطيب، بيروت
الكشاف عن حقائق غوامض التنزيل:
أبو القاسم محمود بن عمرو بن أحمد، الزمخشري جار الله (المتوفى: 538هـ)، الناشر: دار الكتاب العربي – بيروت
البحر المحيط في التفسير:
أبو حيان محمد بن يوسف بن علي بن يوسف بن حيان أثير الدين الأندلسي (المتوفى: 745هـ)، الناشر: دار الفكر، بيروت
فتحُ البيان في مقاصد القرآن:
أبو الطيب محمد صديق خان بن حسن بن علي ابن لطف الله الحسيني البخاري القِنَّوجي (المتوفى: 1307هـ)
الناشر: المَكتبة العصريَّة للطبَاعة والنّشْر، صَيدَا ، بَيروت
الدر المنثور:
عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين السيوطي (المتوفى: 911هـ)، دار الفكر،بيروت
احسن التفاسير:
مولانا سيد احمد حسن (المتوفى: 1338هـ) ، المكتبہ السلفى،شيش محل،لاهور
تفسير مظهرى:

علامہ قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی پانی پتی رحمہ اللہ (المتوفی: 1225ھ)

معارف القرآن:

مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ، ادارۃ المعارف کراچی

تفسیر عثمانی:

علامہ محمد شبیر احمد عثمانی ، ادارۃ المعارف کراچی

تفسیر دعوۃ القرآن:

ابو نعمان سیف اللہ خالد ، دار الاندلس،لیک روڈ،چوبرجی،لاہور

تفسیر فتح المنان المشہور بہ تفسیر حقانی:

ابو محمد عبدالحق حقانی دہلوی

الحديث

مسند الإمام أحمد بن حنبل:

أحمد بن حنبل الشيباني الإمام ، دارالمعارف،مصر،

فتح الباري شرح صحيح البخاري:

أحمد بن علي بن حجر أبو الفضل العسقلاني الشافعي، الناشر: دار المعرفة ،بيروت

اصول الفقہ

حسامی:

محمد ابو عبداللہ حسام الدین (المتوفی: 644ھ)، مکتبۃ البشریٰ کراچی

الفقہ

ردالمحتار على الدرالمختار شرح تنوير الأبصار ، المعروف بحاشية ابن عابدين:

محمد علاء الدين بن محمد أمين بن عمر بن عبد العزيز عابدين الحسيني الدمشقي الحنفي الشهيرباين عابدين، (المتوفى: 1252ھ)، دار الفكر،بيروت

العناية في شرح الهداية:

محمد بن محمد بن محمود، أكمل الدين أبو عبد الله ابن الشيخ شمس الدين ابن الشيخ جمال الدين الرومي البابرتي، (المتوفى: 786ھ) ،دارإحياء الكتب العربية،بيروت

الدر المختار شرح تنوير الأبصار وجامع البحار:
محمد بن علي بن محمد بن علي بن عبدالرحمن الحصكفي،(المتوفى: 1088هـ) ،دار الصادر،بيروت
الهداية في شرح بداية المبتدي:
علي بن أبي بكر بن عبد الجليل الفرغاني المرغيناني، أبو الحسن برهان الدين (المتوفى: 593هـ) ،دار احياء التراث العربي ،بيروت ، لبنان
البحر الرائق شرح كنز الدقائق:
زين الدين بن إبراهيم بن محمد، المعروف بابن نجيم المصري (المتوفى: 970هـ)
وفي آخره: تكملة البحر الرائق لمحمد بن حسين بن علي الطوري الحنفي القادري (ت بعد 1138 هـ)
وبالحاشية: منحة الخالق لابن عابدين ،الناشر: دار الكتاب الإسلامي
حجة الله البالغة
أحمد بن عبد الرحيم بن الشهيد وجيه الدين بن معظم بن منصور المعروف بـ «الشاه ولي الله الدهلوي» (المتوفى: 1176هـ)